دوسری قسط

موجودہ دور میں فحاشی کا تدارک کیسے اور کیونکر ممکن ہے

تحریر:- حافظ عبدالحمید سلفی

فحاشی اور بے حیائی سے بچاؤ کیلئے نماز کا حکم

ارشاد خداوندی ہے۔

ان الصلوة تنہی عن الفحشاء والمنکر۔ (سورۃ عنکبوت:۴۵)

ترجمہ۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ یہ خالق کائنات کا ارشاد ہے۔ اور شاہد ہے کہ بعثت نبوی سے قبل جو عرب فحاشی اور بے حیائی کو فخریہ اپناتے تھے۔ بعثت کے بعد جب انہوں نے آپکے دست حق پرست پر بیعت کی اور نماز کی پابندی کی تو وہی عرب ایسے باحیا اور باکردار بن گئے کہ خالق خود ان کی تعریف کرتا ہے۔ اور ان پر اپنے انعام کا تذکرہ بایں الفاظ کرتا ہے۔

وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون۔ (الحجرات)

ترجمہ۔ کہ ہم نے ان کی دلوں میں کفر گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ انکے مدمقابل جن لوگوں نے نماز کو پس پشت ڈالا اور شہوتوں کے پیچھے پڑ گئے انکا تذکرہ کیا گیا۔

فخلف من بعد ھم خلف اضا عوا الصلوة واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا۔ (مریم ۵۹)

ترجمہ۔ کہ نماز ضائع کرنے والے اور شہوات کی اتباع کرنے والے گمراہی میں پڑ چکے ہیں۔ نماز کے ذریعہ انسان بے حیائی کے علاوہ بھی دوسرے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے حدیث بحوالہ ترمذی نقل کی ہے۔

ارئیتم لوان نھرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنه شیء قالوا لا یبقی من درنه شیء قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحوالله بھن الخطایا۔ (تفسیر قرطبی ج۱۳ ص۲۳۰)

ترجمہ۔ اگر تم میں سے کسی کے گھر دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل بھی باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ میل بھی باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے۔ ان کے ذریعے اللہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

نماز تو کائنات کی سب سے بڑی برائی (غیر اللہ کی عبادت) سے بھی انسان کو بچاتی ہے۔ چنانچہ قوم شعیب کا مقولہ قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

قالو یشعیب اصلوتک تامرك ان نترك ما یعبد ابا٬ونا۔ (ھود ۸۷)

(بولے اے شعیب! تیرے نماز پڑھنے نے تجھے یہی سکھایا ہے کہ ہم ان کی عبادت چھوڑ دیں جنہیں ہمارے آباواجداد پوجتے رہے۔)

معلوم ہوا کہ نماز شرک جیسے گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

مشاہدہ ہے کہ بہت سے لوگ نماز پڑھنے کے باوجود بھی بے حیائی اور برے کاموں سے باز نہیں آتے۔ تو ان کی نماز نے انہیں بے حیائی سے کیوں نہیں روکا؟

اس کا جواب بھی احادیث کی روشنی سے ملتا ہے ارشاد نبوی ہے

لا صلوۃلمن لم یطع الصلوة وطاعتة الصلوة ان تنہی عن الفحشاء والمنکر۔

حضرت حسنؓ سے روایت ہے۔

من صلی صلوة لم تنته

عن الفحشاء والمنكر لم یزدد بہا من اللہ الا بُعداً۔(ابن جریر ج ۱۰ ص ۹۹)

کہ جس کی نماز کی اطاعت کرتے ہوئے بے حیائی اور برے کاموں کو نہیں چھوڑا اس کی نماز حقیقتاً نماز ہی نہیں اور ایسی نماز جائے تقرب خداوندی کے رب کی رحمت سے دوری کا سبب بن جاتی ہے۔ یعنی اگر نماز پورے قوائد و ضوابط اور شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادا کی جائے تو ایسی نماز یقیناً بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے ورنہ نماز کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔

غض بصر اور فحاشی کی روک تھام

اسلام نے جہاں عورت کو چار دیواری کا حکم دیا ہے۔ وہاں اس نے مردوں سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی اپنی نظروں کی ہر ممکن حفاظت کریں۔ کیونکہ اسلام ہر اس دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند کر دینا چاہتا ہے۔ جہاں سے بے حیائی، عریانی اور فحاشی داخل ہوسکتی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے:

الحلال بین والحرام بین و بینہما مشتبہات و من وقع فی اشبہات و قع فی الحرام کالراعی یرعیٰ حول الحمٰی یوشک ان یرتع فیہ الا و ان لکل ملک حمی الا وان حمی اللہ محارمہ۔ (تفسیر علاء القرآن العظیم ص ۲۸۰)

ترجمہ:۔ حلال اور حرام واضح کر دیا گیا ہے اور ان کے درمیان کچھ چیزیں مشکوک ہیں۔ جو شخص ان مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پڑا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو چراگاہ کے قریب چراتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ وہ اس چراگاہ میں بھی چرانے لگے۔ خبردار ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔

بے حیائی اور فحاشی تو در کنار اس کے قریب پھٹکنے سے بھی روک دیا گیا اور ہر ایسے

اگر نماز کو پورے قوائد و ضوابط اور شرائط کیساتھ ادا کیا جائے تو ایسی نماز یقیناً بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

اقوال و اعمال ممنوع قرار دے دیئے گئے جو کسی بھی انداز میں بے حیائی تک جا سکتے ہوں۔ اہل ایمان مردوں کو ہدایات دی گئیں۔

قل للمونین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجہم۔ (النور ۳۰)

ترجمہ:۔ اہل ایمان سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد نبویؐ نقل فرماتے ہیں کہ:

العینان تزنیان زنا ھما النظر۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۲۰)

ترجمہ:۔ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے راستوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور مجبوری کے حالات کیلئے بھی آداب بتلا دیئے۔ ارشاد ہے:

ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا یا رسول اللہ ماکنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر۔ و کف الاذی و رد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر۔ (ایضاً)

ترجمہ:۔ راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنا ضروری ہے۔ فرمایا اگر اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر راستہ کا حق ادا کرو۔ پوچھا گیا راستہ کا حق کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: نظر پست رکھنا، تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور بھی متعدد ارشادات میں نظر کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

عورتوں کو بھی اسی انداز میں ہدایات دی گئی ہیں:

و قل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرھن علی جیوبہن ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او آباء ھن او آباء بعولتہن او ابناء ھن او ابناء بعولتہن او اخوانہن او بنی اخوانہن او بنی اخواتہن او نساء ھن او ما ملکت ایمانہن او التابعین غیر اولی الاربۃ من

الرجال او الطفل الذین لم یظهروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن۔ (النور ۳۱)

ترجمہ:- اے نبیؐ ان مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر ان لوگوں کے سامنے شوہر' شوہر کے بیٹے' ان کے باپ' اپنے بیٹے' بھائیوں کے بیٹے' بہنوں کے بیٹے' اپنے میل جول کی عورتیں' ایسے مملوک یا زیردست مرد جو کسی کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں اور وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلیں کہ اپنی پوشیدہ زینت لوگوں پر ظاہر کر دیں۔

آیت کریمہ کے بعض تشریح طلب کلمات

اوما ملکت ایمانهن : ای من الامآء ولو کوافر واما العبید فهم کالاجانب ۔ (روح المعانی ج ۱۸ ص ۱۴۳)

کہ معلوکین سے مراد صرف باندیاں ہیں نہ کہ غلام مرد' غلام مرد بھی اجنبی کا حکم رکھتے ہیں ان سے بھی پردہ ضروری ہے۔

اوالتابعین:- الرجل یتبع القوم فیاکل معهم و یرتفق بهم۔ (قرطبی ج ۱۲ ص ۲۳۴)

کہ تابعین سے مراد وہ لوگ ہیں جو ساتھ ہی کھاتے پیتے ہوں اور دوسری ضروریات زندگی میں بھی ساتھ ہی شریک ہوں۔

غیر اولی الاربته:-

علامہ قرطبی نے چند اقوال ذکر کیے ہیں۔

قیل هو الاحمق الذی لاحاجة به ء الی النساء و قیل الابله و قیل الرجل یتبع القوم فیاکل معهم و یرتفق بهم و هو ضعیف لا یکترث للنساء ولا یشتهیهن و قیل العنین و قیل الخصی و قیل المخنث و قیل الشیخ الکبیر۔ و الصبی الذی لم یدرک و هذا الاختلاف کله متقارب المعنی۔ (ابن جریر ج ۱۸ ص ۹۵)

یہی چیز ابن جریرؒ نے بھی بعض صحابہ اور تبع تابعین سے نقل کی ہے۔ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں وہ بے وقوف جسے عورتوں سے کوئی حاجت نہیں۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں وہ آدمی جو صرف دو وقت کے کھانے کی غرض سے تمہاری خدمت سرانجام دے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں وہ کمزور عقل والا جو عورتوں کو طالب نہیں۔

طاؤس اور زہری کا کہنا ہے کہ اس سے مراد خصی اور مخنث ہے۔ جو طالب شہوت ہی نہیں یا عورتوں کی خواہش پوری نہیں کر سکتا۔

آیت کے مفہوم سے واضح ہوا کہ عورت صرف چاردیواری کی زینت ہے نہ کہ گلی کوچوں' بازاروں' میلوں اور تفریح گاہوں میں بے حیائی کا لباس پہن کر جہنم کا ایندھن بنے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

اسلام ہر اس دروازے کو ہمیشہ بند کر دینا چاہتا ہے جہاں سے بے حیائی' عریانی اور فحاشی داخل ہو سکتی ہے۔

کنت عند رسول الله ﷺ و عنده میمونة فاقبل ابن ام مکتوم و ذلک بعد ان امرنا بالحجاب فقال النبی صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلنا یا رسول الله الیس هو اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم افعمیا و ان انتما الستما تبصرانه۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۲۱' رواہ ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ:- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ اسی اثناء میں حضرت ام مکتومؓ تشریف لائے اور یہ پردے کے بعد کا واقعہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابن ام مکتوم سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا کہ کیا وہ نابینا

کلبوں میں ننگے نہانا اور ڈش انٹینا پر ننگی فلمیں دیکھنا کسی مسلمان کی شان نہیں۔

نہیں؟ نہ وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں' نہ پہچان سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی نابینا ہو۔ کیا تم بھی نہیں دیکھ سکتیں؟

اس فرمان کے بعد کوئی گنجائش رہ جاتی ہے کہ عورت فلموں میں ننگے رقص کرے یا کسی کمپنی کی مشہوری کے لئے بے حیائی کا لباس پہن کر ٹی وی کی زینت بنے کہ آج کسی کی بیوی اور کل کسی کی محبوبہ۔

حدیث رسول اللہ ﷺ ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الرجل الى عورة الرجل ولا المراة الى عورة المراة ولا يفضى الرجل الى الرجل فى ثوب واحد ولا تفضى المراة الى المراة فى الثوب الواحد۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۲۲)

ترجمہ:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ دیکھے۔ دو برہنہ مرد یا دو برہنہ عورتیں ایک کپڑے میں نہ سوئیں۔

اس کے بعد کیا کلبوں میں ننگے نہانا اور ڈش انٹینا پر ننگی فلمیں دیکھنا کسی مسلمان کی شان ہو سکتی ہے؟ ارشاد نبویؐ کی روشنی میں پردے کی حد بھی ملاحظہ ہو۔

عن عقبة بن عامرؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار افرايت الحمو قال الحمو الموت۔ (ایضاً)

ترجمہ:- فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک انصاری نے پوچھا دیور کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

فحاشی اور عریانی تک پہنچنے والا ہر راستہ مسدود کر دیا گیا۔

ارشاد نبویؐ ہے:

عن ام سلمة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان عندها وفى البيت مخنث فقال المخنث لاخى ام سلمة عبدالله بن ابى امية ان فتح الله لكم الطائف غداً ادلك على ابنة غيلان فانها تقبل باربع و تدبر بثمان فقال النبى ﷺ لا يدخلن هذا عليكم۔ (فتح الباری ج ۹' ۲۷۴)

ترجمہ:- ایک دفعہ ایک ہیجڑا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی سے بیہودہ گفتگو کر رہا تھا آپ نے سن لیا تو حکم دے دیا کہ آج کے بعد یہ یہاں داخل نہ ہو۔ یعنی اس سے بھی پردہ کیا جائے۔ کیونکہ بیہودہ گفتگو کرنے والا ہیجڑا اگر بے حیائی خود نہیں کر سکتا تو ذریعہ تو بن سکتا ہے۔

مومن کی شان تو یہ بیان کی گئی ہے:

عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذى ۔ (رياض الصالحين ج ۲ ص ۳۶۶' رواه الترمذى)

ترجمہ:- مومن نہ تو طعنہ دینے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت بھیجنے والا اور نہ فحش گو اور بیہودہ کلام کرنیوالا۔

لواطت بھی فاحشہ میں داخل ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

ولوطا اذقال لقومه اتاتون الفاحشة ماسبقكم بها من احد من العالمين۔ (الاعراف ۸۰)

ترجمہ:- اور لوطؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ ایسا بے حیائی والا کام کیوں کرتے ہو جو آج تک دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔

یہ بے حیائی کیا تھی؟

ائنكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء۔ (النمل ۵۵)

ترجمہ:- عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو۔

قرآن کریم نے اس ملعون حرکت کو فاحشہ اور بے حیائی سے تعبیر کیا ہے اور اس پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے دل دہلا دینے والی سزا کا انتخاب کیا گیا۔ سورۃ ہود آیت نمبر ۸۲' ۸۳ میں فرمایا:

کہ قوم لوط کی بستی کو آسمانوں پر اٹھا کر نیچے پٹخ دیا گیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش کی گئی۔

قرآن کریم کی نو سورتوں میں اس شنیع اور قبیح فعل کا تذکرہ کیا گیا۔ سورۃ ھود: ۷'

سورۃ الحجر: ۵۸ تا ۷۷، سورۃ انبیاء: ۷۴، ۷۵، سورۃ شعراء: ۹، سورۃ نمل: ۵۴ تا ۵۸، سورۃ عنکبوت: ۲۸، ۳۵، سورۃ صافات: ۱۳۳، ۱۳۸، سورۃ قمر: ۳۳، ۳۹۔

ارشادات نبویہ کی روشنی میں بھی اس کی قباحت اور سزا کا تذکرہ ملاحظہ ہو:

ان رسول اللہ ﷺ قال من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلو الفاعل والمفعول۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ والترمذی والنسائی و دارقطنی و لفظ، ابی داؤد و ابن ماجہ وعند الترمذی، احصنا اولم یحصنا۔

ترجمہ:- جو شخص قوم لوط والا عمل کرے، فاعل ومفعول دونوں کو قتل کردو۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نزدیک لوطی کو جلا دیا جائے۔ آپؓ نے صحابہ سے مشورہ کیا تو اسی پر اتفاق ہوا تو آپ نے خالد بن ولیدؓ کو لکھا کہ لوطی کو جلا دیا جائے۔ پھر حضرت ابن زبیر، ہشام بن الولید اور خالد القریٰ نے عراق میں اسی پر عمل کیا۔ (تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۱۵۵)

عورتوں جیسی مشابہت کی ممانعت

عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ ﷺ المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء و فی روایۃ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال۔ (رواہ البخاری)

عن ابی ہریرۃؓ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس بسۃ المراۃ تلبس بسته الرجل۔ (ریاض الصالحین ج ۲ ص ۳۲۱)

ترجمہ:- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں جیسی حرکتیں کرنے والے مردوں، عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں، عورتوں جیسا لباس پہننے والے مردوں اور مردوں جیسی شکل یا لباس اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ماحول کا جائزہ لینے سے یہی صورتحال سامنے آتی ہے کہ مغربی تہذیب انسان کو کس درجہ رب کی رحمت سے دور اور ملعون بنا دیتی ہے اور پھر ظلم یہ کہ اس پر فخر کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری ثقافت ہے۔ کیا یہ مسلمانی ہے؟

اسلام تو عورت کو اتنی اونچی آواز میں تلاوت قرآن کی بھی اجازت نہیں دیتا جسے غیر محرم سن سکے۔ حالت نماز میں اگر امام بھول جائے تو عورت تسبیح پڑھ کر لقمہ نہیں دے سکتی بلکہ حکم ہے "التسبیح للرجال والتصفیق للنساء" (رواہ البخاری و مسلم واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

عورت ہاتھ پر ہاتھ مار کر لقمہ دے تسبیح نہ پڑھے کہ غیر مرد تک اس کی آواز نہ پہنچے۔

کیا یہ اسلام عورت کو کسی غیر محرم سے لوچدار انداز میں گفتگو کی اجازت دے سکتا ہے یا ڈرامہ میں 'ڈش پر ننگے رقص کو جائز قرار دے سکتا ہے یا مغربی فیشن اختیار کر کے بازاروں میں گھومنے کو مباح کر سکتا ہے؟ شاعر مشرق اسی کو تو کہہ گیا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

(جاری ہے)

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی عظیم پیشکش

چھ کتابیں مفت منگوائیں

۱۔ مذہبی فرقہ پرستی اور اسلام
۲۔ قرآن خوانی اور ایصال وثواب
۳۔ سماع موتی (یعنی مردے سنتے ہیں)
۴۔ اصلی اہل سنت۔۔۔۔
۵۔ ضرب محمدی۔۔۔۔
۶۔ نماز میں سر ڈھانپنے کا مسئلہ

خواہشمند حضرات مبلغ ۲۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل 7 اشتہارات کا مکمل سیٹ جو حال ہی میں خوبصورت، مدلل اور رنگین انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ مساجد و دیگر اہم مقامات پر فریم کروا کر آویزاں کر کے تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دینے والے احباب صرف ۱۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

نوٹ:- کتب اور اشتہارات کی تقسیم و ترسیل ۱۵ شعبان تک جاری رہے گی بعد میں آنیوالے خطوں پر تعمیل نہیں ہو سکے گی

محمد یٰسین راہی۔ مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور (ڈویژن ڈیرہ غازیخان)